حکومتِ پنجاب، محکمہ زراعت
شعبہ اصلاحِ آبپاشی، لاہور

# ہارون آباد میں انگور کی کاشت بذریعہ

# ڈرپ آبپاشی

## فوائد

- 50 فیصد تک پانی کی بچت
- 45 فیصد تک کھاد کی بچت
- 35 فیصد تک پیداواری اخراجات میں کمی
- 100 فیصد سے زائد پیداوار میں اضافہ
- فصل کا جلد پکنا
- پیداوار کے معیار میں بہتری
- کسانوں کا منافع بخش فصلوں کی طرف رجحان
- غیر ہموار زمینوں کیلئے موزوں ترین

نظامتِ اعلیٰ زراعت (اصلاحِ آبپاشی) پنجاب
۲۱- آغا خان (ڈیوس) روڈ، لاہور
ویب سائٹ: www.ofwm.agripunjab.gov.pk ، ای میل: pipipwm@gmail.com

**PIPIP**

# پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداوار بڑھانے کا منصوبہ

حکومتِ پنجاب، محکمہ زراعت
شعبہ اصلاحِ آبپاشی، لاہور

پاکستان میں تقریباً 37,000 ایکڑ پر انگور کی کاشت ہوتی ہے، جس سے اندازاً 75,000 ٹن سالانہ پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ انگور زیادہ تر صوبہ بلوچستان میں کوئٹہ اور قلات کے علاقوں میں کاشت ہوتا ہے۔ عمومی تاثر ہے کہ یہ صرف سرد اور معتدل علاقوں کا پھل ہے لیکن پانی کے مناسب اور بروقت استعمال سے اس کو میدانی اور نسبتاً گرم علاقوں میں بھی کامیابی سے کاشت کیا جاسکتا ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے، پنجاب میں اب انگور اٹک سے لے کر رحیم یار خان تک کامیابی سے کاشت ہو رہا ہے۔

حکومت پنجاب، محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاحِ آبپاشی کے ذریعے عالمی بینک کے تعاون سے ڈرپ آبپاشی متعارف کروا رہی ہے۔ اس نظام کے ذریعے بہاولنگر، بہاولپور اور رحیم یار خان جیسے انتہائی گرم علاقوں میں انگور کی کاشت میں بھی خاطر خواہ مدد مل رہی ہے۔ ڈرپ آبپاشی سے نہ صرف پودے کی مطلوبہ پانی کی ضرورت پوری ہوتی ہے بلکہ اس سے روایتی آبپاشی کی نسبت 50 سے 80 فیصد تک پانی کی بچت بھی ہوتی ہے۔ اس امر کو جانچنے کیلئے، محکمہ نے ایک ایسے کاشتکار سے رابطہ کیا جس نے روایتی طریقہ آبپاشی چھوڑ کر ڈرپ آبپاشی کے ذریعے انگور کی کاشت شروع کی۔

ضلع بہاولنگر کی تحصیل ہارون آباد کے رہائشی منظور حسین 10 ایکڑ اراضی کے مالک ہیں۔ علاقہ کا زمینی پانی خراب ہونے کی وجہ سے کاشتکاری کا دارومدار صرف نہری پانی پر ہے۔ ان کے رقبہ کیلئے منظور شدہ پانی ہفتے میں صرف تین گھنٹے ہے، جس سے وہ روایتی طریقہ آبپاشی سے کپاس اور گندم کاشت کرتے تھے، مگر پانی کم ہونے کی وجہ سے سارا رقبہ کاشت نہیں ہو پاتا تھا۔ اس طرح ہر سال 10 میں سے بمشکل 3 سے 4 ایکڑ پر ہی فصل اُگائی جا رہی تھی۔ ان حالات کے مدِنظر، منظور صاحب نے تقریباً یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اپنے رقبہ کو فروخت کر کے کوئی اور کاروبار شروع کر دیں، کیونکہ زمیندارہ سے گھر چلانا مشکل ہو گیا تھا۔

اسی اثناء میں اصلاحِ آبپاشی کے مقامی عملے نے ان سے رابطہ کیا اور ڈرپ نظام آبپاشی لگانے کا مشورہ دیا اور یقین دلایا کہ وہ اسی تین گھنٹے پانی سے نہ صرف سارا رقبہ زیرِ کاشت لا سکتے ہیں بلکہ روایتی فصلوں کی بجائے منافع بخش کاشتکاری سے آمدن میں بھی خاطر خواہ اضافہ کر سکتے ہیں۔ لہذا منظور صاحب نے 2013 میں ڈرپ نظام آبپاشی کے ذریعے اپنے 10 ایکڑ رقبہ پر انگور کی کاشت کی۔

منظور صاحب کا باغ صرف دو سال کا ہے اور ابھی سے فی پودا تقریباً 20 سے 25 کلوگرام پھل برداشت کیلئے تیار ہے، جبکہ اسی علاقے کے ایک اور کاشتکار راشد احمد نے بھی اپنے 12 ایکڑ رقبہ پر روایتی طریقہ آبپاشی پر انگور کی کاشت کی ہے، لیکن 2 سال بعد پیداوار صرف 10 سے 12 کلوگرام فی پودا ہے۔ اس کے علاوہ اُن کے باغ پر بیماری (فنجائی۔Fungai) کا حملہ بھی ہے، جبکہ ڈرپ پر لگائے گئے باغ میں ایسی کوئی شکایت نہیں۔

انگور نے چونکہ دوسرے سال پیداوار دینی شروع کرنی تھی، اس لئے منظور صاحب نے ڈرپ سسٹم کو چلانے کے اخراجات نکالنے کیلئے انگور کے ساتھ خربوزے اور تربوز کی بھی کاشت کی۔ اس سے نہ صرف سسٹم چلانے کے اخراجات پورے ہو گئے بلکہ 20 سے 30 ہزار فی ایکڑ اضافی منافع بھی حاصل ہوا ہے۔

منظور حسین ڈرپ آبپاشی کی کارکردگی سے بہت خوش ہیں، اور جو کاشتکار اُن کے باغ کو دیکھنے آتے ہیں، انہیں وہ اپنے رقبہ پر بھی ڈرپ سسٹم لگوانے کا مشورہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس علاقہ میں پانی کی کمی اور سخت موسمی حالات میں اگر انگور کی کامیاب اور منافع بخش کاشتکاری کرنا چاہتے ہیں تو اس سسٹم کو فوری اپنائیں۔

ڈرپ آبپاشی ہر طرح کے رقبوں کیلئے موزوں طریقہ آبپاشی ہے، خاص طور پر ایسے رقبے جہاں پانی کا مسئلہ ہے، وہاں اس سسٹم کا کوئی نعم البدل نہیں۔ اسی لئے جو کسان ایک مرتبہ اسے اپنا لیتا ہے وہ دوسرے کاشتکاروں کو اس کے استعمال کا مشورہ ضرور دیتا ہے جیسا کہ منظور صاحب اپنے باغ کو دیکھنے آنے والے لوگوں کو کہتے ہیں۔

ویب سائٹ: www.ofwm.agripunjab.gov.pk ، ای میل: pipipwm@gmail.com